کھلتی ہیں۔راویوں کی اس فہرست میں بعض کم معروف اور بعض یکسر غیر معروف نام بھی ہے۔لالو پہلوان اور بابا دینوُ اقبال کے بچپن کے دوست ہیں۔خواجہ عبدالوحید وہ بزرگ ہیں جنہیں اقبال کی نجی محفلوں میں مسلسل تیس برس تک باریابی کا شرف حاصل رہا۔۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک۔ان کا مضمون‘اس مجموعے کا طویل ترین مضمون ہے۔نہایت قیمتی،معلوماتی اور دلچسپ۔اقبال اپنے بعض نیاز مندوں کو’’مخلص منافق‘‘ کیوں کہتے تھے؟ قادیانیت کے خلاف ان کے قلمی جہاد کے اسباب وعوامل کیا تھے اور اثرات ونتائج کیا رہے؟ مختلف طبقات اور حیثیات کے لوگوں سے علامہ کا رویہ کیسا ہوتا تھا؟ خواجہ عبدالوحید صاحب کا’’روزنامچہ‘‘اس کی رنگا رنگ جھلکیاں دکھلاتا ہے۔

صفحات:۳۳۶، قیمت:۱۵۰روپے اور ناشر: دارالتذکیر،رحمان مارکیٹ،غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ہے۔

برسبیلِ سخن:

ظفر علی خاں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک ہاتھ سے حقے کی نَے منہ میں لیتے تھے،دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے پر ’انگشتِ شہادت سے دائرہ بناتے تھے اور پھر کھٹا کھٹ شعر’’بناتے‘‘ چلے جاتے تھے۔شعر بھی ایسے جنہیں چار چول چوکس کہیے۔بقول کسے ہاتھ کے نہیں‘ کل کے بنے ہوئے۔

جناب جعفر بلوچ...... بلاشبہ ہمارے عہد میں ظفر علی خاں کے مثیل ہیں۔قادرالکلام،بدیہہ گو اور نکتہ طراز۔شوخ ،طناز اور لفاظ۔ثبوت کے لیے جناب تحسین فراقی اور جناب اجمل نیازی وغیرہم کے حضور‘جعفر صاحب کا’’خراجِ عقیدت‘‘ یاد کیجیے۔ان کے اس قبیل کے اشعار قبولِ عام اور بقائے دوام کے مقامات چشم زدن میں طے کرتے ہیں۔

’’برسبیلِ سخن‘‘، جعفر بلوچ کا تیسرا شعری مجموعہ ہے جو صرف نظموں پر مشتمل ہے۔اس سے پہلے نعتیہ مجموعہ ’’بیعت‘‘اور شعری مجموعہ’’اقلیم‘‘صاحبانِ ذوق سے خوب خوب داد پا چکے ہیں۔’’برسبیلِ سخن‘‘ کی ابتداء میں جناب شہزاد احمد اور جناب ڈاکٹر اسلم انصاری کی تحریریں بجائے خود خاصے کی چیزیں ہیں۔شہزاد احمد کا کہنا ہے کہ جعفر بلوچ کی شاعری ناممکنات سے ہر وقت ممکنات کی طرف سفر کرتی رہتی ہے۔یعنی وہی بات جو ظفر علی خاں نے اکبرالٰہ آبادی کے بارے میں کی تھی۔

زمینِ سنگلاخ اکبر نے کیسی منتخب کی ہے
کہ ہے مشکل بہت اس میں قوافی نوبنو لانا

جعفر بلوچ بھی سنگلاخ اور دشوار گزار زمینوں میں شعر کہتے ہیں۔نوبنو (بلکہ اسلم انصاری صاحب کے بقول انوکھے اور غیر متوقع) قوافی برتتے ہیں اور ان موضوعات پر نظمیں کہتے ہیں جنہیں آج کا شاعر عموماً درخورِ اعتنا خیال نہیں کرتا۔دینی،قومی،ملی اور سیاسی حوالوں سے کہی گئی ان نظموں میں رقص اور وجد کی کیفیات ہیں۔ایک نظم دیکھئے۔عنوان ہے:

’’کیا آج ہم آزاد ہیں‘‘؟

ہم آج کیوں ناشاد ہیں؟/کیوں موردِ بیداد ہیں؟/کیوں خاسرو برباد ہیں؟/کیوں سربہ سر فریاد ہیں؟/کیا آج ہم آزاد ہیں؟
کیا گردشِ ایام ہے/مظلوم آج اسلام ہے/بنیاد اک دشنام ہے/کیا ہم بھی بے بنیاد ہیں؟/کیا آج ہم آزاد ہیں؟
امن واماں کے نام پر/آئے یہودی چارہ گر/کرنے ہمیں زیروزبر/ہم صید وہ صیاد ہیں/کیا آج ہم ازاد ہیں؟